گئے۔ واضح رہے کہ ۱۹۷۸ء میں پاپائیت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد جنوبی افریقہ میں اُن کا یہ پہلا دورہ ہے۔ اُنھوں نے جنوبی افریقہ کی نسل پرست پالیسیوں کے باعث وہاں جانا قبول نہ کیا تھا، البتہ ۱۹۸۸ء میں جب وہ لیسوتھو گئے تھے تو اُن کے جہاز کو موسم کی خرابی کے تحت جنوبی افریقہ میں اترنا پڑا تھا، جہاں سے وہ منزل مقصود کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔

زمبیا: مسیحی بنیاد پرستی کا خوف

اقتدار سنبھالنے کے دو ماہ بعد صدر فریڈرک چِلوبا نے زمبیا کو "ایک مسیحی ملک" قرار دے دیا۔ اِس پر "آل افریقہ پریس سروس" کی رپورٹ کے مطابق متعدد رہنماؤں نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "بنیاد پرست" دوسرے مذاہب کا اثر و رسوخ کم کرنے میں مصروف ہیں۔

یونائیٹڈ چرچ آف زمبیا کے ریورنڈ ولیری اوگ ڈین نے کہا ہے کہ زمبیا "ایک بنیاد پرست مسیحی ملک بنتا جا رہا ہے۔" اُنھوں نے دستور کے محافظوں سے اپیل کی ہے کہ "وہ اِس صورتِ حال کا نوٹس لیں کیوں کہ زمبیا کا دستور مسیحی بنیاد پرستی کی ترویج و اشاعت کے حق میں نہیں۔"

جمہور سے تعلق رکھنے والے مسیحی چرچوں نے ابتداء میں فریڈرک چِلوبا کے اعلان کی مخالفت کی۔ اُنھوں نے حکومت کو اس لیے تنقید کا نشانہ بنایا کہ اُنھیں اُس تاریخی اور قومی اہمیت کی حامل تقریب میں مدعو نہیں کیا گیا تھا، جِس میں صدر مملکت نے زمبیا کو مسیحی ملک قرار دیا تھا، لیکن اب یہ چرچ "اعلان" کی تائید کر رہے ہیں۔ تائید کے باوجود قومی سیاسی معاملات میں مسیحی بنیاد پرستوں کے کردار سے وہ خوف زدہ بھی ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ جمہور سے تعلق رکھنے والے چرچوں کا اثر و رسوخ بالکل محدود ہو کر رہ جائے۔

"افریقہ پریس سروس" کے خبرنامے کی رُو سے صدر فریڈرک چِلوبا نے جِن مسیحی بنیاد پرستوں کو مؤثر حکومتی عہدوں پر فائز کیا، اُن میں ریورنڈ سٹان کِرسٹافر اور اُن کے نائب ریورنڈ ڈین پول تھے۔

اوّل الذکر "اطلاعات و نشریات" کے وزیر تھے، اگرچہ اُنھیں "زمبیا کے اصل باسیوں کے خلاف مبیّنہ طور پر نسل پرستی پر مبنی اظہارِ خیال کرنے پر عہدے سے الگ کیا جا چکا ہے۔" جب وہ اپنے عہدے پر فائز تھے تو اُنھوں نے کہا تھا کہ "اطلاعات و نشریات" کے وزیر کی حیثیت سے "وہ زمبیا میں ترویجِ مسیحیت کے لیے ملک کے ریڈیو اور ٹیلی وژن کو استعمال کریں گے۔" اُنھوں نے قومی ٹیلی وژن پر مسیحی پروگراموں میں اضافہ کیا اور قومی ریڈیو سے نشر ہونے والے اسلامی پروگراموں پر پابندی عائد کر دی تھی۔" جب اُنھوں نے کچھ دوسرے پروگراموں پر پابندی لگائی، جو اُن کے خیال میں فروغِ مسیحیت کے لیے موزوں نہ تھے، تو زمبیا کے نائب صدر لیوی مواناواسا کی مداخلت پر اُن پروگراموں کے ساتھ

اسلامی پروگراموں پر عائد پابندی ختم ہو سکی۔

زمبیا میں مسیحی بنیاد پرستی کوئی نئی چیز نہیں، مگر جو بات نئی ہے، وہ اُن لوگوں کی سیاست میں بھرپور دلچسپی ہے۔ اِس سے پہلے وہ آسمانی بادشاہت کو اپنا منتہائے نظر سمجھتے تھے اور سیاست میں حصہ لینے کو روحانی طور پر مسلک سے ہٹ جانا خیال کرتے تھے، تاہم زمبیا کے بدلتے ہوئے سیاسی حالات میں اپنا کردار ادا کرنے کی خاطر اُنھوں نے آغاز ہی سے "تحریک برائے کثیر جماعتی جمہوریت" (Movemant for Multi-Party Democracy) کے ساتھ وابستگی اختیار کر لی۔ "تحریک برائے کثیر جماعتی جمہوریت" سابق صدر مملکت ڈاکٹر کینتھ کونڈا کے خلاف واحد قابلِ لحاظ حزبِ اختلاف تھی۔ اکثر بنیاد پرستوں نے اپنی سیاسی شرکت کو خدا کی طرف سے بلاوا سمجھا ہے۔ مثال کے طور پر "افریقہ پریس سروس" کے "خبر نامے" کے مطابق مارچ ۱۹۹۱ء میں ریورنڈ کرسٹافر نے کہا تھا۔ "میں اِس سے پہلے کبھی سیاست میں شریک نہیں رہا اور نہ مجھے اس سے کوئی دلچسپی تھی، لیکن اِس بار میں اپنے رویّے کو القائے خداوندی سمجھتا ہوں۔ خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ملک کی سیاست میں براہ راست حصہ لوں اور حکومت میں کسی موزوں عہدے کے لیے کھڑا ہوں جہاں خداوند کی آواز سُنی جا سکے۔"

صدر چلوبا امریکی مبشّروں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں کہ وہ ملک میں مسیح علیہ السلام کے نام پر لوگوں کو شفا یاب کرنے کی مہم جاری رکھیں۔ ۱۹۹۳ء کے بعد ریورنڈ ارنسٹ اینگلے اور ریورنڈ رچرڈ رابرٹس نے زمبیا کے دورے کیے ہیں۔ اِن امریکی مبشّروں کے دوروں پر بہت لے دے ہوئی ہے اور بہت سے لوگوں نے صدر چلوبا کو "مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے" کا ملزم قرار دیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ چلوبا نے "زمبیا کی سیاست میں مسیحی صیہونیت کا عنصر" داخل کر دیا ہے۔ اسرائیل کے ساتھ زمبیا کے سفارتی تعلقات کے از سرِ نو قیام اور چلوبا کے دورۂ اسرائیل سے اِس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے۔ واضح رہے کہ زمبیا نے عراق اور ایران سے یہ الزام لگاتے ہوئے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے ہیں کہ یہ ممالک زمبیا کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔

کینیا: مسلمانوں نے پوپ جان پال دوم کے دورے کا بائیکاٹ کیا۔

پوپ جان پال دوم اپنے حالیہ گیارہویں دورۂ افریقہ میں جب کیمرون اور جنوبی افریقہ سے ہوتے ہوئے نیروبی (کینیا) پہنچے تو مقامی مسلمانوں نے اسلام اور مسیحیّت کے درمیان "جنگ" کا حوالہ دیتے ہوئے اُن کے دورے کا بائیکاٹ کیا۔

جب ۷۵ سالہ پوپ نیروبی کے ہوائی اڈے پر چلچلاتی دھوپ میں اُترے تو وہ تھکے ہوئے محسوس ہو